Feb to Dec 2003
Not Published

شذرات

موت العالِم موت العالَم، صبّت عليّ مصائب لو انها -- صبت علی الایام صرن لیالیا۔

یہ جہان فانی ہے، کوئی نَسمَہ جب پیدا ہوتا ہے تو اپنے ساتھ موت کا پیام بھی لاتا ہے، کل نفس ذائقة الموت. کسی نفس ناسوتی کو اس سے مَفرنہیں ہے، انک میت وانھم میتون، افان مت فھم الخٰلدون.

اس لئے اس پر بے صبری بے سود ہے، تاہم بعض نفوسِ بشریہ کچھ ایسی خداداد کمالات کی حامل ہوتی ہیں کہ جن کی جدائی ہر عام و خاص کے لئے ایسے عظیم صدمے کا باعث ہوتی ہے جو سہے نہیں سہی جاسکتی جیسا کہ حضرت استاذ الاساتذہ والمشائخ علامہ ابوسعید غلام مصطفیٰ القاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں جو حال ہی میں بتاریخ 10 دسمبر 2003ء اس دارفنا سے رحلت فرما کر حظیرۃ القدس میں جا پہنچے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون.

ماضی قریب میں لاڑکانہ سندھ کا علمی اور سیاسی مرکز رہا ہے، آپؒ اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، آپؒ کو علمی شغف اور تڑپ نے گھر کے قریب رہنے نہ دیا اور آپؒ استاذ العلماء، علامہ عبدالکریم کورائیؒ کی خدمت میں جا پہنچے۔

کورسلیمان ایک مختصر قصبہ ہے جو تحصیل قمبر ضلع لاڑکانہ سندھ میں واقع ہے، جہاں سندھ میں خلافتِ تحریک کے دوران مولانا السید پیر تراب علی شاہ راشدیؒ کی تحریک اور استاذ العلماء مولانا میر محمد صاحب نورنگیؒ کی تائید و برکت سے ایک بڑی دینی درسگاہ قائم ہوئی تھی اور اس کی صدارت کیلئے حضرت علامہ عبدالکریم صاحب سندھیؒ کو منتخب کیا گیا تھا اور اس قریہ کی نسبت سے ہی آپؒ علامہ کورائی مشہور ہوگئے۔

علامہ کورائی بیک وقت بہت بڑے مفسر، محدث، فقیہ اور متکلم تھے، علوم عقلیہ میں تو نادرِ روزگار تھے کیونکہ صرف ایک واسطہ، علامہ محمد اسماعیل ابڑائی سندھیؒ سے ان کو مولانا فضل حق خیر آبادی سے تلمذ حاصل تھا، علامہ عبدالکریم کورائیؒ کے درس سے جتنے بھی علماء و فضلاء فارغ ہوکر نکلے، وہ سب اس خطہ میں دینی علوم کی بڑی خدمت کرتے رہے۔

علامہ ابوسعید غلام مصطفیٰ القاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے شاگردوں میں مایہ ناز، قابلِ صد افتخار اور کامل علمی نمونۂ استاذ بن کر منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے اور تاحیات اپنے استاذ کی طرح علومِ دینیہ کی خدمت کرتے رہے، علامہ ابوسعید غلام مصطفیٰ القاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفصیلی سوانح حیات انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب "الولی" کے ایک خصوصی نمبر کے ذریعے شائع کی جائے گی، سرِدست میں آپ کے سامنے علامہ قاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اجمالی، خودنوشت سوانحی خاکہ علامہؒ ہی کی تحریر دقلم سے پیش کرتا ہوں۔